# ہولناک زلزلہ

## صوبہ بہار میں نمونۂ قیامت اور تمام مسلمانوں کیلئے مقام عبرت

(از عبدالحلیم ناظمؔ "مولوی فاضل" مدیر "محدث")

اسلام نے مستقبل کی جتنی خبریں دیں ان میں سب سے زیادہ اہم دنیا کا فنا ہونا یعنی قیامت ہے۔ چنانچہ اسلام کے بیشتر امور آنیوالی زندگی یعنی آخرت سے متعلق ہیں۔ ہر مسلمان قیامت پر کامل یقین رکھتا ہے۔ مگر باوجود اس اعلائے یقین کے موت کو بھولکر زندگی و آرام کو طولانی سمجھکر خدا و رسول اور امور آخرت کو بالکل فراموش کرجاتا ہے۔

آہ یہی انسانی غفلت اور ریا کانہ خود فراموشی تھی جس کی وجہ سے ہندوستان کے ایک بڑے خطہ کو ۱۵ جنوری کے ہولناک اور قیامت خیز زلزلہ نے چند منٹ میں قیامت کا ایک کامل ترین نمونہ دکھایا۔ ابھی ابھی جن لوگوں کو دنیا کی تمام نعمتیں میسر تھیں۔ بڑے بڑے شاندار محلوں میں آرام دہ چھتوں کے نیچے غالیچوں پر دراز تھے صرف دو منٹ کے بعد یا تو انہیں مکانات کی اینٹیں مٹیاں ان کی قبریں بن گئیں۔ یا وہ بے خانماں ہوکر ٹھٹھرتے ہوئے جاڑوں کی رات درختوں کے نیچے کھڑے ہو ہوکر اور بیٹھ بیٹھ کر آہ و واویلا کرتے ہوئے گذاری۔ سارا صوبہ بہار۔ یوپی کے مشرقی اضلاع۔ بنگال کے مشرقی و شمالی اضلاع۔ نیپال و بھوٹان۔ آسام اور سکم کے سینکڑوں شہر و قصبات اور ہزاروں بستیاں آن کی آن میں دیکھتے دیکھتے ڈھائی بجے دن میں تباہ و برباد ہوگئیں۔ اُف وہ خوفناک آواز، وحشتناک جھٹکوں کے ساتھ قیامت خیز لرزش، زمین کے جابجا وسیع و خوفناک شگاف، تہ زمین سے پانی اور ریت کا طوفانی اُبال کس سے بھولا جا سکتا ہے؟ راقم الحروف خود ان مصائب میں مبتلا تھا بچشم خود تباہ کاریوں کا لرزہ خیز منظر دیکھا اور متاثر ہوا وہ پریشان کن قلبی تاثر۔ گھبراہٹ اور عدم طمانیت کی طولانی کیفیت احاطۂ تحریر سے باہر ہے۔ الفاظ ہی نہیں جو اس کا ادنیٰ سا نقشہ کھینچ سکیں بیرونی لوگوں کیلئے اس تباہی کا صحیح تصور قائم کرنا قطعاً ناممکن ہے۔ اخبارات کی تمام اطلاعات سرکاری اعلانات کی جملہ تفصیلات اور اخباری ایجنسیوں کے پورے اندازے اس مصیبت اور بربادی کا کوئی ہلکا سا تخمینہ بھی نہیں پیش کرسکتے جو دفعتہ چند منٹوں میں ہزاروں شہروں اور بستیوں کی عمارتوں اور ابنائے آدم کے جان و مال پر نازل ہوئی۔ کارکنانِ قضا و قدر نے چند لمحات میں ایک ہنستی کھیلتی اور خوش و خرم سرزمین کو ماتم سوگواری اور تباہی و بربادی کی الم انگیز خطہ میں تبدیل کردیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دنیا کی گذشتہ تمام تاریخیں اس قسم کے ہولناک زلزلہ کی نظیر سے خالی ہیں۔ اگرچہ میں[عہ] ابھی تک ضلع دربھنگہ کے

---

عہ ان سطور کے لکھنے کے وقت وطن متزلزل ہی میں تھا مگر اب بفضل خدا دہلی میں پہونچ گیا ہوں ۱۲ مدیر

ایک دیہات یعنی اپنے ویران اور کھنڈر وطن میں مقیم ہوں۔ ایک جھونپڑے میں بیٹھکر یہ سطور حوالۂ قلم کر رہا ہوں۔ بربادی اور تباہی کے منظر بالخصوص کھیتوں میں ریت اور پانی کا سیلاب فصل ربیع کی خرابی سامنے ہے مگر میں ان کی تفصیلات میں پڑنا نہیں چاہتا۔ ناظرین اخبارات کے ذریعہ کم و بیش تمام خبریں معلوم کر چکے ہوں گے۔ لیکن میں یقین دلاؤں گا کہ اس سلسلہ میں اخبارات کے بیان میں بالکل مبالغہ نہیں بلکہ حقیقی واقعات کی تشریح سے وہ مجبور ہیں۔ اس حادثہ کیلئے جتنا بھی مبالغہ کیا جائے وہ کم ہے۔

اس بیانِ واقعہ کے بعد عرض ہے کہ مسلمانو! آخر اس ہولناک تباہی کے اسباب کیا ہیں؟ فلاسفہ اور سائنس داں ہزار ظاہری تاویلیں کریں لیکن کوئی روحانی و مذہبی جماعت اس قسم کی بیرونی تاویلات کو اہمیت نہیں دیتی۔ اسلام جو ایک مکمل اور واضح مذہب ہے وہ اپنے قانونی و اصولی کتاب قرآن مجید میں صاف کہتا ہے ظهر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقھم بعض الذی عملوا لعلھم یرجعون ٭ یعنی خشکی و تری میں جو کچھ خرابیاں ظاہر ہوتی ہیں وہ سب صرف لوگوں کی حاصل کردہ ہوتی ہیں معلوم ہوا کہ تمام مصائب و تباہیاں انسانوں کیلئے اپنے اعمال کا نتیجہ ہیں۔ یہ زلزلہ بھی کیا ہے۔ خود ہمارے اعمال بد کا خمیازہ۔ گذشتہ امتوں کی تباہیوں کی تاریخ قرآن نے ہمارے سامنے پیش کی ہے۔ ہم ان کے وجوہ کی تلاش کرتے ہیں تو خود قرآن ہی بتاتا ہے کہ انکی سرکشیوں اور بداعمالیوں نے انہیں خدائی عذاب میں مبتلا کیا۔ آج بھی انسانوں کی حالت کم و بیش انہیں ہلاک شدہ قوموں کی طرح ہو گئی تھی۔ فسق و فجور کا بازار گرم تھا جسقدر گناہ اور سرکشیوں کا تصور کیا جا سکتا ہے وہ سب آج کل ہم لوگوں میں موجود ہیں یہی وجہ ہے کہ خدائی عتاب نے پکڑ لیا اور ہم میں کے ہزاروں افراد چند منٹ میں ہلاک ہو گئے اور جو بچ گئے ہیں ان کے لئے خدائی تخویف ہے۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم بعض بستیوں کو ہلاک کر دیتے ہیں اور بعض میں عذاب بھیجتے ہیں۔ فرماتا ہے وما نرسل بالآیات الا تخویفا۔ یعنی ہم عذاب صرف اسلئے بھیجتے ہیں کہ لوگ جو ہم کو بھول چکے ہیں پھر ہم سے ڈریں اور ہماری عبادت کی طرف متوجہ ہوں۔ خدائے تعالیٰ نے زلزلہ کو قیامت کی عظیم الشان نشانی قرار دی ہے۔ چنانچہ قیامت میں بھی بہت بڑا زلزلہ آئے گا۔ فرمایا ان زلزلة الساعة شئ عظيم یعنی قیامت کا زلزلہ ایک بڑی ہولناک چیز ہوگا۔ اب کونسا دل ہے جسکو قیامت کا اعتقاد نہ ہوگا۔ اللہ اکبر خدا نے لاکھوں نفوس کو قیامت کا نمونہ دکھایا اور کروڑوں کو سنا دیا۔ اس نمائش کے بعد بھی کوئی قسی القلب انسان ہے کہ وہ خدا اور اسکی لامحدود طاقت اور پھر اس آنیوالے دن قیامت کا یقین کامل نہ رکھے؟ بیشک اذا زلزلت الارض زلزالھا واخرجت الارض اثقالھا وقال الانسان مالھا کا سچا منظر پیش تھا۔ جوقت زمین نے بالو اور پانی اگلنا شروع کیا ہے۔ دنیا گھبرا گئی ہر فرد یہی کہہ رہا تھا کہ یہ کیا ہو گیا۔ طوفان نوح آپہنچا۔ دراصل قرآن کی تمام خبروں کی سچائی کا ایک اعلیٰ منظر سامنے تھا۔

مسلمانو! گذشتہ قوموں میں اکثر قومیں زمین میں دھنسا دی گئیں۔ خدا کے لئے یہ کوئی بڑی چیز نہیں کہ ایک پورا ملک کا ملک آن کی آن میں تہ زمین دھنسا دیا جائے۔ زمین کا تختہ بالکل الٹ دیا جائے۔ اسکے نمونے ابتدائے آفرینش سے

آج تک ظاہر ہوتے رہے ہیں۔ لہٰذا بھائیو! اب بھی توبہ کرو اور اسلام کے مدعی ہو کر پکے مسلمان بنو، جو لوگ اس مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ان کیلئے تو کچھ کہنا فضول ہے۔ خود ان کی آنکھوں نے تمام بربادیاں دیکھی ہیں، اگر وہ اب بھی نہ سمجھیں گے تو پھر ان سے خدا سمجھے۔ ایسے بداعمال سرکشوں کا تباہ ہونا ہی بہتر ہے اور جو لوگ اس بلا سے محفوظ ہیں۔ خدا نے ان پر رحم کیا ہے۔ ان کو محفوظ و مامون رکھا ہے۔ ان کیلئے لازم ہے کہ خدا کا بیحد شکریہ ادا کریں اور وہ بھی اپنے اعمال فاسدہ سے توبہ کرکے نیک اعمال سے خود کو آراستہ کریں۔ آج نہ صرف عام انسانوں میں بلکہ مسلمانوں میں بھی تمام برائیاں ہر قسم کے عیوب اپنا گھر بنا چکے ہیں اسلئے کوئی تعجب نہیں کہ ہر خطہ میں اس قسم کے عتاب الٰہی کی آمد شروع ہو جائے۔ یہ وہ زمانہ ہے کہ اعمال نیک و کردار خیر کے علاوہ کوئی چیز کام نہیں آسکتی۔ خدا کی رحمت بھی جبھی ہو سکتی ہے کہ ہم خدا والے ہو جائیں۔ خدا کے تمام فرائض و احکام کی بدل و جان بجا آوری کریں۔ لہٰذا گذارش ہے کہ جن لوگوں کو خدا نے اس تباہ کاری سے محفوظ رکھا ہے اور وہ ہر طرح کے عیش و آرام میں مصروف ہیں۔ اب بھی ان حالات سے عبرت حاصل کریں اور جلد سے جلد اپنے اعمال و اخلاق کو شرعی طور پر درست کریں۔ ستم زدگان زلزلہ سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ان کے گرد و پیش ہر طرف قدرت کے عتاب کا وعظ ہی وعظ ہے۔ اے کاش! اب بھی دنیا بداخلاقی و بدعملی، الحاد و نیچریت چھوڑ کر ایک خدا سے ڈرے اور اسی کے دربار میں قلبی توجہ کے ساتھ اپنا سر جھکائے۔

---

# اہمیت علم

(از مولوی محمد سلیمان صاحب صدیقی بھینساوی چمپارنپوری متعلم رحمانیہ جماعت سادسہ)

علم کی خوبیاں اور اس کے فوائد ارباب بصیرت کے نزدیک ظاہر و باہر ہیں دنیا کی کوئی قوم بغیر علم کے اس عالم آب و گل میں زندہ نہیں رہ سکتی اور نہ ترقی کے میدان میں اتر سکتی ہے جب تک کہ علم کو اپنا شعار و دثار اور جامۂ عمل نہ بنائے اور اس وقت تک وہ دنیا کی مہذب قوموں کے صف میں دوش بدوش آراستہ نہیں ہو سکتی۔ وہ قومیں جو آج دنیا میں تہذیب و تمدن سیاست و مدنیت میں غیروں پر فوقیت کی دعویدار ہیں اور اپنے سائنس دانی و ایجادات و اختراعات کا ڈنکا اکناف عالم میں بجا رہی ہیں یہ سب ہمارے ہی اسلاف کے خرمن فیض کی خوشہ چینی کا نتیجہ ہے جیسا کہ حالی مرحوم نے اس کا نقشہ پیش کیا ہے + ابوبکر راضی علی بن عیسی + حکیم گرامی حسین ابن سینا + جنین ابن اسحاق و قیس دانا + ضیا ابن بیطار راس الاطبا + انہیں کے ہیں مشرق میں سب نام لیوا + انہیں سے ہوا پار مغرب کا کھیوا +

غرضکہ جتنے علوم و فنون کے عوامل عروج و ترقی ہیں وہ سب ہمارے تھے جسپر آج دوسری قومیں قابض نظر آرہی ہیں اور ہم اپنے ان علوم کو جو مشعل راہ ترقی تھے تار عنکبوت سمجھکر کھو بیٹھے اور فلاکت و ادبار کے سایہ افگنی کے مستحق ہو گئے کیا ہی خوب سعدی علیہ الرحمہ نے کہا ہے ؎